اوقاتِ نماز

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾ (النساء : ۱۰۳)

''یقیناً نماز مومنوں کے لئے وقت مقررہ پر فرض ہے۔''

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرة : ۲۳۸)

''نماز عصر اور دوسری تمام نمازوں کی محافظت و مواظبت کریں اور اللہ کے حضور مطیع وفرماں بردار بن کر کھڑے ہوں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُونَ ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً .

''آپ کا ایسے لوگوں سے پالا پڑ سکتا ہے، جو اصل وقت سے ہٹ کر نماز ادا کریں گے، اگر ایسا ہو جائے تو آپ اصل وقت پر گھر میں نماز پڑھ لینا، پھر نفل کی نیت سے ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٧٩/١، سنن ابن ماجه : ١٢٥٥، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۳۳۱) اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۶۴۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ : قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ : صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ، فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ .

''اس وقت آپ کا طرزِ عمل کیا ہوگا، جب امرا نمازیں تاخیر سے ادا کریں گے؟ عرض کیا آپ ہی راہنمائی فرمادیں! فرمایا: نماز اپنے وقت پر ادا کر لیجئے، بعد میں ان کے ساتھ بھی ادا کر لینا، وہ آپ کے لئے نفل ہو جائے گی۔''

(صحيح مسلم : ٦٤٨)

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۳۱ ـ ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

مَعْنٰى يُمِيتُونَ الصَّلَاة، يُؤَخِّرُونَهَا؛ فَيَجْعَلُونَهَا كَالْمَيِّتِ الَّذِي خَرَجَتْ رُوحُهٗ، وَالْمُرَادُ بِتَأْخِيرِهَا عَنْ وَقْتهَا، أَيْ عَنْ وَقْتهَا الْمُخْتَار لَا عَنْ جَمِيع وَقْتها، فَإِنَّ الْمَنْقُولَ عَنِ الْأُمَرَاءِ الْمُتَقَدِّمِينَ وَالْمُتَأَخِّرِينَ إِنَّمَا هُوَ تَأْخِيرهَا عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ .

''نماز کو مردہ کرنے سے مراد نماز کی تاخیر ہے، یعنی وہ نماز کو بے روح کر دیں گے، تاخیر وقت کا مطلب مختار وقت سے موخر کرنا ہے نہ کہ نماز کا کل وقت ضائع کر کے پڑھنا، کیوں کہ ہر دور کے حکمران نماز کو مختار وقت سے لیٹ کرتے آئے ہیں، ایسا نہیں تھا کہ کل وقت کو ضائع کر کے پڑھتے ہوں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُّطْفِئُونَ السُّنَّةَ، وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَّوَاقِيتِهَا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ، كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ : تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ! كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ .

''میرے بعد جلد ہی امور حکومت ان لوگوں کے ہاتھ آ جائیں گے، جو سنتوں کو مٹائیں گے اور بدعات عمل میں لائیں گے، نماز تاخیر سے ادا کریں گے، عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میرا ان سے واسطہ پڑ جائے، تو میرا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟ فرمایا: ام عبد کی اولاد! مجھ سے پوچھتے ہو! آپ بتلائیں کہ خود کیا کرو گے؟ یاد رکھیو! اللہ کے نافرمان کی اطاعت نہیں ہے۔''

(مسند الإمام أحمد وزوائدہٗ : ۴۰۰،۳۹۹/۱، سنن ابن ماجه : ۲۸۶۵، وسندہٗ حسنٌ)

اس مرفوع صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ نمازوں کو ان کے اوقات سے لیٹ کر کے پڑھنے والا اللہ کا نافرمان ہے، تو نافرمانوں کی اقتدا میں نماز لیٹ نہیں کرنی چاہیے، بلکہ بر وقت ادا کرنی چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِّيقَاتِهَا، وَيَخْنُقُونَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَالِكَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً .

''عنقریب آپ پر ایسے امرا مسلط ہو جائیں گے، جو نماز کو وقت سے لیٹ کر کے ادا کریں گے، حتی کہ غروب آفتاب تک نماز کو مؤخر کریں گے، جب انہیں ایسا کرتے دیکھیں، تو اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور ان کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو نفل بنا لینا۔''

(صحيح مسلم : ٥٣٤)

شوکانی رحمہ اللہ (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں:

وَلَقَدِ ابْتُلِيَ زَمَنُنَا هٰذَا مِنْ بَيْنَ الْأَزْمِنَةِ وَدِيَارِنَا هٰذِهٖ مِنْ بَيْنِ دِيَارِ الْأَرْضِ بِقَوْمٍ جَهِلُوا الشَّرْعَ وَشَارَكُوا فِي بَعْضِ فُرُوعِ الْفِقْهِ فَوَسَّعُوا دَائِرَةَ الْأَوْقَاتِ وَسَوَّغُوا لِلْعَامَّةِ أَنْ يُّصَلُّوا فِي غَيْرِ أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ فَظَنُّوا أَنَّ فِعْلَ الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ أَوْقَاتِهَا شُعْبَةٌ مِّنْ شُعَبِ التَّشَيُّعِ وَخَصْلَةٌ مِّنْ خِصَالِ الْمَحَبَّةِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَأَهْلُ الْبَيْتِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ بُرَاءٌ مِّنْ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ مَصُونُونَ عَنِ الْقَوْلِ بِشَيْءٍ مِّنْهَا وَلَقَدْ صَارَتِ الْجَمَاعَاتُ الْآنَ تُقَامُ فِي جَوَامِعِ صَنْعَاءَ لِلْعَصْرِ بَعْدَ الْفَرَاغِ

مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَلِلْعِشَاءِ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَصَارَ غَالِبُ الْعَوَّامِّ لَا يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ إِلَّا عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَيَا لِلّٰهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ مِنْ هٰذِهِ الْفَوَاقِرِ فِي الدِّينَ .

''ہمارے زمانے اور ہمارے اس علاقے میں ایک ایسی جماعت نمودار ہوئی ہے، جو شریعت سے بہری ہے اور فقہی فروعات میں گھس کر نمازوں کے دائرہ اوقات کو وسیع کر رہی ہے، یاد رہے کہ یہ جماعت پہلے زمانوں اور دیگر علاقوں میں نہیں پائی جاتی، انہوں نے عوام کو اجازت دے رکھی ہے کہ آپ نمازوں کے اوقات کے علاوہ کسی وقت میں نماز ادا کر لیں۔ وہ اصل تشیع اسی کو سمجھتے ہیں اور اس کو اہل بیت سے محبت کی نشانی بتلاتے ہیں۔ یہ لوگ خود تو گمراہ ہیں ہی، دوسروں کے لیے بھی گمراہی کا سامان بنے ہوئے ہیں، یقیناً اہل بیت عظام رحمہم اللہ ان کے سب اقوال سے بری ہیں۔ اب حال یہ ہے کہ شہر صنعاء کی مساجد میں عصر کی جماعتیں نماز ظہر کے فورا بعد اور عشا کی نماز مغرب کے فورا بعد کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ اکثر لوگ ظہر وعصر سورج زرد ہونے کے بعد ہی ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی دینی آزمائش ومصائب سے حفظ و امان میں رکھے۔''

(السيل الجرّار المتدفق على حدائق الأزهار : ١/١٨٥)

ظہر کا وقت

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ظہر کا وقت زوال کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔

① امام ابن منذر رحمہ اللہ (م:۳۱۸ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ، زَوَالُ الشَّمْسِ.

''اجماع ہے کہ ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو جاتا ہے۔''

(الإجماع: ٣٦)

نیز دیکھیں: (الأوسط لابن المنذر: ٣٢٦/٢، ٣٥٥، الإستذكار لابن عبد البر: ٣٨/١، التّمهيد لابن عبد البر: ٧١/٨، المبسوط للسّرخسي: ١٤٢/١، عارضة الأحوذي لابن العربي: ٢٥٥/١، بدائع الصّنائع للكاساني: ٣٥٠/١، المجموع للنووي: ٢٤/٣، فتح الباري لابن حجر: ٢١/٢، وغيرهم)

② سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ......

''سورج ڈھل جائے، تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔''

(صحيح مسلم: ٦١٢/١٧٣)

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ، فَسَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الحَرِّ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ہم نماز ظہر ادا کرتے، تو گرمی کی سوزش سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدے کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري: ٥٤٢، صحيح مسلم: ٦٢٠)

④ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا .

''ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گرمی میں نماز (ظہر) کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے ہماری شکایت قبول نہیں کی۔''

(صحیح مسلم : ٦١٩)

⑤ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا:

أَنْ صَلِّ الظُّهْرَ، إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ .

''زوال کے وقت ظہر کی نماز ادا کریں۔''

(موطأ الإمام مالك : ٧/١، وسنده صحيحٌ)

⑥ میمون بن مہران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ : لَا تَسْبِقْنَا بِصَلَاتِنَا، فَقَالَ سُوَيْدٌ : قَدْ صَلَّيْتُهَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ هٰكَذَا، وَالْمَوْتُ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا .

''عظیم تابعی سوید بن غفلہ رحمہ اللہ زوال کے وقت نماز ظہر ادا کیا کرتے تھے، حجاج بن یوسف نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہم سے پہلے نماز نہ پڑھا کریں، اس پر سوید رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایسے ہی نماز ادا کی ہے، لہٰذا میں مرنا تو گوارا کرلوں گا، لیکن تاخیر سے نماز ادا نہیں کروں گا۔''

(كتاب الصلاة لأبي نعيم الفضل بن دكين : ٣٤٤، مصنف ابن أبي شيبة : ٣٢٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ شہاب عنبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ظہر کے وقت کے بارے میں سوال کیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ نِصْفِ النَّهَارِ، وَكَانَ الظِّلُّ قَبَسَ الشِّرَاكِ، فَقَدْ قَامَتِ الظُّهْرُ.

''سورج نصف النہار سے ڈھل جائے اور سایہ ایک تسمہ کے برابر ہو جائے، تو ظہر کا وقت ہو جائے گا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣٢٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ نمبر: ①

وہ احادیث جن میں نماز ظہر کو گرمی کی وجہ سے ٹھنڈا کرنے کا حکم ہے، ان سے مراد بقدر حاجت اول وقت سے کچھ مؤخر کرنا ہے۔ ہمارے ہاں جو موسم سرما میں بھی ظہر کو مؤخر کیا جاتا ہے، یہ سراسر احادیث کی خلاف ورزی ہے۔

تنبیہ نمبر: ②

صحیح بخاری (۴۹۱/۱، ح: ۳۴۹۵) میں ہے کہ یہودیوں نے آدھے دن تک ایک قیراط پر کام کیا اور نصرانیوں نے آدھے دن سے عصر تک ایک قیراط پر کام کیا اور مسلمانوں نے عصر سے شام تک دو قیراط پر کام کیا، تو یہود و نصاری نے اس پر اعتراض کیا کہ ان کا وقت تھوڑا ہے اور اجرت زیادہ ہے۔۔۔

اس حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ ظہر سے لے کر عصر تک کا وقت عصر سے شام تک کے وقت سے زیادہ ہے اور بس!

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۳۸۴-۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

فَقَالَ الْمُحْتَجُّ بِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ : لَوْ كَانَ وَقْتُ الظُّهْرِ يَخْرُجُ بِالزِّيَادَةِ عَلٰى ظِلِّ الْمِثْلِ، وَيَدْخُلُ حِينَئِذٍ وَقْتُ الْعَصْرِ، لَكَانَ مِقْدَارُ وَقْتِ الْعَصْرِ مِثْلَ مِقْدَارِ وَقْتِ الظُّهْرِ؛ وَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي ذَيْنِكَ الْخَبَرَيْنِ؟ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَهٰذَا مِمَّا قُلْنَا مِنْ تِلْكَ الْعَوَائِدِ الْمَلْعُونَةِ، وَالْإِيهَامِ بِتَوْثِيبِ الْأَحَادِيثِ عَمَّا فِيهَا إِلٰى مَا لَيْسَ فِيهَا، وَبَيَانُ ذَالِكَ، أَنَّهٗ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ، لَا بِدَلِيلٍ وَّلَا بِنَصٍّ، أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ أَوْسَعُ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ، وَإِنَّمَا فِيهِ : أَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالُوا : نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ أَجْرًا، فَمَنْ أَضَلُّ وَأَخْزٰى فِي الْمَعَادِ مِمَّنْ جَعَلَ قَوْلَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى الَّذِي لَمْ يُصَدِّقْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَيْضًا فَإِنَّهٗ يُخَالِفُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً يَّرُدُّ بِهَا تَمْوِيهًا وَتَخَيُّلًا نَصَّ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ مَا دَامَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهٖ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ . فَكَيْفَ وَالَّذِي قَالَتِ الْيَهُودُ لَا يُخَالِفُ

مَا حَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَنَّهُمْ عَمِلُوا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ؛ وَقَالُوا : نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً؟ وَّهٰذَا صَحِيحٌ؛ لِأَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي عَمِلُوهُ كُلُّهُمْ أَكْثَرُ مِمَّا عَمِلْنَاهُ نَحْنُ؛ بَلِ الَّذِي عَمِلَتْ كُلُّ طَائِفَةٍ أَكْثَرُ مِنَ الَّذِي عَمِلْنَاهُ نَحْنُ وَالَّذِي مِنْ أَوَّلِ الزَّوَالِ إِلٰى أَنْ يَبْلُغَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَّمَكَانٍ أَكْثَرُ مِمَّا فِي حِينِ زِيَادَةِ الظِّلِّ عَلَى الْمِثْلِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَالَّذِي أَخَذَ بِهٖ كُلُّ طَائِفَةٍ أَقَلُّ مِمَّا أَخَذْنَا وَفِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ إِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ؟، وَهٰذَا حَقٌّ؛ لِّأَنَّ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلٰى آخِرِ النَّهَارِ يَسِيرًا بِالْإِضَافَةِ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ، مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ، نَعَمْ وَبِالْإِضَافَةِ أَيْضًا إِلٰى وَقْتِ الظُّهْرِ عَلٰى قَوْلِنَا؛ لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ فَهُوَ بِلَا شَكٍّ يَّسِيرٌ إِذَا أُضِيفَ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ؛ فَبَطَلَ تَمْوِيهُهُمْ بِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

''ان دونوں احادیث کو دلیل بنا کر معترض کہتا ہے کہ اگر ایک مثل سے سایہ بڑھ جانے سے ظہر کا وقت ختم ہو جاتا اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا، تو عصر کا وقت بھی ظہر کے برابر ہوتا، جبکہ ان دونوں احادیث میں معاملہ اس کے برعکس

ہے؟

ابومحمد ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں، ملعون نتائج اور احادیث کو ان کے اصلی معنی سے دوسرے معنی میں منتقل کرنے کی سعی نامسعود ہے۔ یہاں میں وضاحت کرتا چلوں کہ حدیث میں دلالت یا نص کے ساتھ کہیں بھی ثابت نہیں کہ عصر کا وقت بہ نسبت ظہر کے وسیع ہوتا ہے، بلکہ اس میں فقط یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ نے کہا: ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہمیں (مسلمانوں کی بہ نسبت) اجرت کم ملی ہے۔ روز آخرت بھلا ایسے شخص سے زیادہ گمراہ و بد بخت اور ذلیل کون ہوسکتا ہے، جو یہود و نصاری کے قول، جس کی رسول اللہ ﷺ نے تصدیق بھی نہیں کی، کی آڑ میں قول رسول ﷺ کی مخالفت کر رہا ہے؟ اس وہم کو نبی کریم ﷺ کا صریح فرمان رد کرتا ہے: 'ظہر کا وقت تب تک رہتا ہے، جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے اور جب تک عصر کا وقت حاضر نہ ہو' ویسے بھی یہود و نصاری کا قول نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے وقت کے مخالف نہیں ہے، کیوں کہ انہوں نے طلوع آفتاب سے عصر تک کام کیا اور کہا: ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی ہے۔ یہ صحیح ہے، کیوں کہ جتنا وقت یہود و نصاری نے کام کیا، وہ ہمارے کام کے وقت سے زیادہ ہے، بلکہ ہر گروہ نے جتنا وقت کام کیا ہے، وہ ہمارے کام سے زیادہ ہے، کیوں کہ ہر موسم اور ہر علاقہ میں آغاز زوال سے ایک مثل سایہ ہونے تک کا وقت بہ نسبت آغاز ایک مثل سے غروب آفتاب تک کے وقت سے زیادہ ہوتا ہے۔ جتنی اجرت ہر گروہ کو ملی ہے، وہ ہم سے کم تھی۔ ایک

روایت میں ہے کہ دن کا تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا؟ یہ بھی حق ہے، کیوں کہ عصر سے مغرب تک کا وقت، طلوع آفتاب سے عصر تک کے وقت کی نسبت تھوڑا ہی تو ہے، بلکہ ظہر تک کے وقت کی نسبت بھی تھوڑا ہی ہے، کیوں کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اپنے سے زیادہ کی بہ نسبت ہر چیز تھوڑی ہی ہوتی ہے۔ یوں بدعتیوں کے اوہام جو ان احادیث کی آڑ میں پیدا کیے گئے تھے، باطل ٹھہرے۔ وللہ الحمد۔''

(المحلّٰی بالآثار : ٢/٢٠٩ـ٢١٠)

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۷۲۳ـ۸۰۴ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ أَجَبْنَا بِأَنَّ الْحَدِيثَ إِنَّمَا قَصَدَ بِهِ الْأَعْمَالَ لَا بَيَانَ الْأَوْقَاتِ .

''ہمارا جواب ہے کہ اس حدیث سے ہر امت کے اعمال مراد ہیں، اوقات نماز کا بیان مقصود نہیں۔''

(التوضیح لشرح الجامع الصّحیح : ٢٤/١٠٤)

ظہر کا آخری وقت:

نماز ظہر کا وقت ایک مثل سایہ پر ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

① سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلّٰى بِيَ

الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِيَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

’’جبریل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ امامت کروائی، چناں چہ نمازِ ظہر پہلی دفعہ اس وقت پڑھائی، جب سورج ڈھل گیا اور سایہ ایک تسمہ کے برابر ہو گیا اور نماز عصر تب پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ مغرب اس وقت پڑھائی، جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے، عشا اس وقت پڑھائی، جب شفق (سرخی) غائب ہو گئی اور فجر اس وقت پڑھائی، جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔ (لیکن جب دوسرا دن ہوا تو) ظہر اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا، عصر مجھے اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تھا۔ مغرب (دوسری بار بھی) اس وقت

پڑھائی، جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے، عشارات کی ایک تہائی گزرنے کے بعد پڑھائی اور فجر تب پڑھائی، جب خوب روشنی ہوگئی۔ پھر جبریل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوکر گویا ہوئے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے انبیا کا وقت ہے، (آپ اور آپ کی امت کے لیے) نمازوں کا وقت ان دونوں (اول و آخر) وقتوں کے درمیان ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ١/٢٣٣،٣٥٤، مسند عبد بن حميد : ٧٠٣، سنن أبي داود : ٣٩٣، سنن التّرمذي : ١٤٩، سنن الدّارقطني : ١/٢٥٨، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : ١/١٩٣، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۱۴۹۔۱۵۰)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۲۵) نے ''صحیح''، امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور حافظ بغوی رحمہ اللہ (۳۴۸) نے ''حسن'' کہا ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا بِكَلَامٍ لَّا وَجْهَ لَهٗ، وَهُوَ وَاللّٰهِ كُلُّهُمْ مَعْرُوفُو النَّسَبِ، مَشْهُورُونَ بِالْعِلْمِ .

''حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند پر بعض لوگوں نے بغیر دلیل کے کلام کی ہے، اللہ کی قسم! اس کے سارے راوی معروف النسب اور مشہور بالعلم ہیں۔''

(التّمهيد : ٨/٢٦)

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَرُوَاةُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ مَّشَاهِيرُ لَا سِيَّمَا وَأَصْلُ الْحَدِيثِ صَحِيحٌ فِي صَلَاةِ جِبْرِيلَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا هٰذِهِ الرِّوَايَةُ تَفْسِيرُ مُجْمَلٍ وَّإِيضَاحُ مُشْكِلٍ .

''حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سبھی راوی مشہور ثقہ ہیں، خاص کر امامت جبریل علیہ السلام کے متعلق حدیث کی اصل صحیح ہے، یہ حدیث مجمل کی تفسیر اور مشکل کی وضاحت کرتی ہے۔''

(عارضة الأحوذي : ١/١٥٠۔٥١)

عبدالرحمٰن بن حارث کو امام ابن سعد، امام عجلی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ .

''اس میں کوئی خرابی نہیں۔''

اس کے دوسری راوی حکیم بن حکیم کو امام عجلی، امام ابن حبان اور ابن خلفون رحمہم اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(المغني في الضّعفاء : ١/٨٣)

نیز ''حسن الحدیث'' بھی کہا ہے۔

(الكاشف : ١/١٨٥)

امام ابن سعد رحمہ اللہ کی جرح کئی وجہ سے مردود ہے، لہٰذا حکیم بن حکیم جمہور کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہیں۔

④ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهٖ، مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ.

''ظہر کا آغاز سورج ڈھلنے سے ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے، جب سایہ قد کے برابر جب ہو جائے، مطلب جب تک عصر کا وقت شروع نہ ہو۔''

(صحیح مسلم: ۲۳/۱، ح: ۶۱۲)

امام ابن منذر رحمہ اللہ (م: ۳۱۸ھ) فرماتے ہیں:

وَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ صَحِيحٌ يَّدُلُّ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ الثَّابِتَةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَالِكَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَوْلُهٗ: وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ: إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ صَلَاةً حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الْأُخْرٰى، وَفِي الْمَسْأَلَةِ قَوْلٌ رَّابِعٌ، وَّهُوَ: أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ أَنْ يَصِيرَ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَمَنْ صَلّٰى قَبْلَ ذَالِكَ لَمْ تُجْزِهٖ صَلَاتُهٗ هٰذَا قَوْلُ النُّعْمَانِ وَهُوَ قَوْلٌ خَالَفَ صَاحِبُهُ الْأَخْبَارَ الثَّابِتَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّظَرُ غَيْرُ دَالٍّ عَلَيْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا سَبَقَ قَائِلَ هٰذَا الْقَوْلِ إِلٰى مَقَالَتِهٖ وَعَدَلَ أَصْحَابُهٗ عَنِ الْقَوْلِ بِهٖ فَبَقِيَ قَوْلُهٗ مُنْفَرِدًا لَّا

مَعْنٰی لَہٗ.

''امام شافعی رحمہ اللہ کی بات درست ہے، اسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں، جن میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی ہے، اس کا مضمون یوں ہے: ظہر کا وقت عصر تک رہتا ہے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: سست و کاہل وہ ہے، جو اگلی نماز کا وقت آنے تک نماز ادا نہ کرلے۔ اس مسئلہ میں ایک چوتھا قول بھی ہے کہ عصر کا اول وقت اس سمے ہوتا ہے، جب سایہ دو مثل ہو جائے اور اس سے پہلے نماز ادا کرنے والے کی نماز ادا نہیں ہوگی، یہ نعمان بن ثابت کا قول ہے، جو سراسر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ درحقیقت حدیث کا یہ معنی نہیں ہے۔ ہمارے مطابق تو ان سے پہلے کسی نے یہ بات نہیں کی اور ان کے شاگردوں نے بھی اس بات کو تسلیم نہ کیا، لہٰذا ان کا قول میدانِ فقہ میں اکیلا ہی رہ گیا، بالکل بے معنی۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف: ۳۰/۲)

مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''مثلین پر ظہر کا وقت ہونے کے سلسلہ میں عموما احناف کی طرف سے تین دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ ان میں سے کوئی حدیث بھی اوقات کی تحدید پر صریح نہیں ہے، اس کے برخلاف حدیث جبریل میں صراحتاً پہلے دن کو مثل اول پر پڑھنے کا ذکر موجود ہے، اس لیے یہ حدیثیں حدیثِ جبریل کا مقابلہ نہیں کرسکتیں، اس لیے بعض حنفیہ نے مثل اول

والی روایت کولیا ہے، کمافی الدرر، اور بعض حنفیہ نے وقت مہمل کو ترجیح دی ہے۔‘‘

(درس ترمذي : ٩٦/١)

جناب محمد بن علی نیموی کہتے ہیں:

’’مجھے کوئی حدیث صریح، صحیح یا ضعیف نہیں ملی، جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے۔‘‘

(آثار السّنن، مترجم، ص : ٢٨، ح : ١٩٩)

الحاصل:

ظہر کا وقت زوال کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور ایک مثل سایہ پر ختم ہو جاتا ہے۔

نماز عصر کا وقت:

نماز عصر کا مختار وقت ایک مثل سایہ سے شروع ہو جاتا ہے اور دو مثل سایہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ..... ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ....

’’جبریل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ کے قریب دو مرتبہ نماز پڑھائی...... پھر نماز عصر اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا....‘‘

(مسند الإمام أحمد : ٣٥٤،٣٣٣/١، مسند عبد بن حميد : ٧٠٣، سنن أبي داود : ٣٩٣، سنن التّرمذي : ١٤٩، سنن الدّارقطني : ٢٥٨/١، المستدرك على الصّحيحين

للحاكم : ١٩٣/١، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ بَعْدُ.

''نبی کریم ﷺ عصر ادا فرماتے، جب کہ دھوپ میرے گھر کے صحن میں پڑتی اور ابھی تک سایہ نظر نہیں آیا ہوتا تھا۔''

(صحيح البخاري : ٥٤٦، صحيح مسلم : ٦١١)

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى العَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

''رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے، سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا، پھر جانے والا مدینہ کے دور دراز علاقے میں جاتا، وہاں پہنچتا، تو بھی سورج بلند ہوتا تھا۔''

(صحيح البخاري : ٥٥٠، صحيح مسلم : ٦٢١)

④ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ، فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ.

''ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں نمازِ عصر ادا کرتے، پھر اونٹ ذبح کیے جاتے۔ گوشت دس حصوں میں تقسیم ہوتا، پکایا جاتا اور غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے ہم وہ گوشت کھا لیتے تھے۔''

(صحيح البخاري : ٤٨٥، صحيح مسلم : ٦٢٥)

⑤ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلٰى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

''ہم عصر ادا کرتے، پھر جانے والا قبا بستی جاتا، اس کے وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔''

(صحيح البخاري : ٥١، صحيح مسلم : ٦٢١)

⑥ نیز بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ.

''رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر ادا فرماتے، سورج ابھی صاف چمکدار ہوتا تھا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣١/٣، ١٦٩، ١٨٤، ٢٣٢، وسندهٗ حسنٌ)

فائدہ:

عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ رحمہ اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا أُخْبِرُكَ، صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ .

''میں آپ کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھیں، جب سایہ ایک مثل ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھیں، جب سایہ دو مثل ہو جائے۔''

(مؤطّأ الإمام مالك : ٨/١، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

فَكَأَنَّهٗ قَالَ : الظُّهْرُ مِنَ الزَّوَالِ إِلٰى أَنْ يَّكُونَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ، وَالْعَصْرُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ إِلٰى أَنْ يَّكُونَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گویا کہنا چاہتے تھے کہ ظہر کا وقت زوال سے لے کر آپ کے سائے کے ایک مثل ہونے تک ہے اور عصر کا وقت اس وقت سے لے کر آپ کے سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔''

(التّعليق الممجّد : ٤١/١، حاشية : ٩)

ثابت ہوا کہ ظہر کا وقت زوال سے ایک مثل سایہ تک رہتا ہے، جب کہ عصر کا وقت ایک مثل سے دو مثل تک رہتا ہے، بعض لوگ سنت کی مخالفت میں عصر کا اول وقت بغیر کسی عذر کے ترک کر دیتے ہیں، حدیث میں ان کے بارے میں وعید شدید وارد ہوئی ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَال : أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ فَقُلْنَا لَهٗ : إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ

مِنَ الظُّهْرِ، قَالَ : فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا، فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا .

''میں نماز سے فارغ ہوکر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر گیا، آپ کا گھر بصرہ میں مسجد کے پڑوس میں واقع تھا، ہم آپ کے ہاں پہنچے، تو انہوں نے فرمایا: عصر ادا کر لی آپ نے؟ عرض کیا: ابھی ہم ظہر سے فارغ ہوئے ہیں، فرمایا: عصر پڑھ لیں، ہم کھڑے ہوئے اور عصر پڑھی، نماز سے فارغ ہوئے، تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ منافق کی نماز یہ ہے کہ سورج کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے، تو کھڑے ہوکر چار ٹھونگیں لگاتا ہے، جس میں اللہ کا ذکر تو برائے نام ہی ہوتا ہے۔''

(صحيح مسلم: ١/٢٢٥، ح: ٦٢٢)

سیدنا ابو اُمامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي العَصْرَ، فَقُلْتُ : يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ : العَصْرُ، وَهٰذِهِ

صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

''ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتدا میں ظہر ادا کی، وہاں سے نکلے اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دی، آپ عصر ادا فرما رہے تھے، میں عرض گزار ہوا: چچا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ فرمایا: عصر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم یہ نماز اسی وقت ادا کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : ٥٤٩، صحيح مسلم : ٦٢٣)

ثابت ہوا کہ نماز عصر اول وقت میں ادا کرنی چاہیے، بعض اہل بدعت آج بھی ان احادیث کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔

تنبیہ نمبر: ①

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر آپ سے پہلے ادا کرتے تھے اور آپ عصر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ادا کر لیتے ہیں۔''

(سنن التّرمذي : ١٦١، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

فَإِنَّمَا يَدُلُّ عَلٰى كَوْنِ التَّعْجِيلِ فِي الظُّهْرِ أَشَدَّ مِنَ التَّعْجِيلِ فِي الْعَصْرِ لَا عَلَى اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ الْعَصْرِ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر بہ نسبت عصر کے زیادہ جلدی ادا کی جائے، یہ معنی نہیں کہ عصر کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔''

(التعليق الممجد، ص ٤٥)

تنبیہ نمبر:(۲)

سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً .

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ حاضر ہوئے، آپ عصر صرف اتنی مؤخر کرتے کہ سورج ابھی روشن اور صاف ہوتا تھا۔''

(سنن أبي داود : ٤٠٨)

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے۔ محمد بن یزید یمانی اور یزید بن عبدالرحمٰن بن علی ''مجہول'' ہیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

فَلَا يَدُلُّ إِلَّا عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَ كَوْنُ الشَّمْسِ بَيْضَاءَ، وَهٰذَا أَمْرٌ غَيْرُ مُسْتَنْكِرٍ، فَإِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ بِعَدْمِ جَوَازِ ذٰلِكَ، وَالْكَلَامُ إِنَّمَا هُوَ فِي أَفْضَلِيَّةِ التَّأْخِيرِ وَهُوَ لَيْسَ بِثَابِتٍ مِّنْهُ، لَا يُقَالُ : هٰذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ التَّأْخِيرَ كَانَ عَادَتَهٗ يُشْهِدُ بِهٖ لَفْظَ كَانَ الْمُسْتَعْمَلِ فِي أَكْثَرِ الْأَحَادِيثِ لِبَيَانِ

عَادَتِهِ الْمُسْتَمِرَةِ، لِأَنَّا نَقُولُ : لَوْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ لَعَارَضَهٗ كَثِيرٌ مِّنَ الْأَحَادِيثِ الْقَوِيَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى أَنَّ عَادَتَهٗ كَانَتِ التَّعْجِيلُ، فَالْأَوْلٰى أَنْ لَّا يُحْمَلَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَلَى الدَّوَامِ دَفْعًا لِّلْمُعَارَضَةِ وَاعْتِبَارًا لِّتَقْدِيمِ الْأَحَادِيثِ الْقَوِيَّةِ .

''اس حدیث میں صرف اتنی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کو اس حد تک موخر کرتے کہ سورج ابھی چمک رہا ہوتا، اس سے انکار کیسے ممکن ہے، سلف میں کسی نے اس کے عدم جواز کا دعویٰ نہیں کیا، مسئلہ ہے افضلیت تاخیر کا، جو کہ نبی کریم ﷺ سے ہرگز ثابت نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ اس حدیث میں کان ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر نبی کریم ﷺ کا معمول تھا، تو ہم عرض کریں گے کہ اس کے معارض کئی دوسری قوی احادیث موجود ہیں، جن سے عیاں ہوتا ہے کہ عصر جلدی ادا کرنا آپ کا معمول تھا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تعارض رفع کرتے ہوئے اور اقوی احادیث کو مقدم کرتے ہوئے اس حدیث کو دوام پر محمول نہ کیا جائے۔'' (التعليق الممجد، ص ٤٥)

تنبیہ نمبر: ③

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ .

''رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر مؤخر کرنے کا حکم فرماتے تھے۔''

(سنن الدّارقطني : ١/٢٥١، ح : ٩٩٠)

تبصرہ: سند ''ضعیف'' ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا ..... وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَّافِعٍ وَّلَا عَنْ غَيْرِهٖ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِدُّ هٰذَا، وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبْكِيرِ بِهَا .

''اس کی سند عبد الواحد بن نفیع کی وجہ سے ضعیف ہے۔...... یہ حدیث سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی سے قطعا ثابت نہیں، بلکہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کئی ایک اصحاب رسول ﷺ سے اس کے خلاف یعنی عصر کو جلد ادا کرنا ثابت ہے۔''

اس کے راوی عبد الواحد بن نافع ابو رماح کلابی کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ يَّرْوِي عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ الْمَقْلُوبَاتِ وَعَنْ أَهْلِ الشَّامِ الْمَوْضُوعَاتِ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ فِي الْكُتُبِ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْقَدْحِ فِيهِ .

’’شیخ ہے، حجازیوں سے مقلوب اور شامیوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے۔ کتابوں میں اس کا ذکر جرح کے بغیر کرنا جائز نہیں۔‘‘

(المجروحین : ۸۱/۲)

اس راوی اور مذکورہ روایت کی تفصیل جاننے کے لیے لسان المیزان لابن حجر (✵۷۹) کا مطالعہ کریں۔

شبہہ نمبر: ① سوار بن شبیب رحمہ اللہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰى أَقُولَ : قَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ .

’’آپ نماز عصر اتنی مؤخر کرتے کہ میں کہتا: سورج زرد ہو گیا ہے۔‘‘

(مصنف ابن أبي شيبة : ۳۲۷/۱، وسندهٗ صحيحٌ)

جواب: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ گزر چکا ہے کہ عصر کا آخری مختار وقت دو مثل تک ہے اور اس اثر میں مذکور زردی سے مراد دو مثل سے پہلے والی زردی ہے۔

شبہہ نمبر: ② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ . ’’آپ عصر مؤخر کرتے تھے۔‘‘

(مصنف ابن أبي شيبة : ۲۲۷/۱)

جواب: سند ضعیف ہے، ابواسحاق سبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں:

’’ایک مثل کا مذہب قوی ہے، لہٰذا ایک مثل پر عصر پڑھے، تو ادا ہو جاتی ہے، اعادہ نہ کرے۔‘‘ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۸۵)